نہیں، جب تک وہ بشپ صاحب کے ''بلا جواز قتل'' کی بلالحاظ تحقیق نہیں کروا لیتے۔

جان جوزف ایک نام تھا، نہ صرف پاکستان میں، بلکہ عالمی سطح پر، نہ صرف مذہب کے حوالے سے، بلکہ انسانی حقوق کے حوالے سے بھی۔ کیتھولک کلیسیا کے مرکز ''ویٹی کن'' سے لے کر ساری دُنیا کی مذہبی وفلاحی تنظیمیں ان کو جانتی تھیں، بلکہ مانتی بھی تھیں۔ وہ کوئی عام مذہبی شخص نہ تھے کہ چند ماہ کی علالت کے بعد خاموشی سے رخصت ہو گئے اور پاکستانی کلیسیا کو خبر نہ ہوئی۔ ان کی نام نہاد ''خودکشی'' کو عالمی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے بھرپور طریقے سے پیش کیا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ بشپ جان جوزف کے قتل پر چند ہفتوں میں خاموشی اختیار کر لی گئی۔ ہماری نظر میں آج بھی ایک برس گزر جانے پر بشپ صاحب کی موت ایک ''قابل حل'' معمہ ہے، لیکن ہم صرف یاد دہانی کروا سکتے ہیں، مزید کچھ کرنے کا ہمارے پاس اختیار نہیں، اور اختیار والوں کی پُر اسرار خاموشی ہمارے نزدیک ایک طرح کا اقرارِ جرم ہے۔ ہم نے جن شواہد کی نشان دہی کی اور کیتھولک کلیسیائی قیادت کی خاموشی چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ بشپ جان جوزف نے خود اپنے ہاتھوں اپنی جان نہیں دی، بلکہ اَن دیکھے ہاتھوں نے اُن کی جان لی ہے اور یہ اَن دیکھے ہاتھ ہماری مقامی انتظامیہ، سیاسی قیادت اور اعلیٰ سطح کی کلیسیائی قیادت کے سامنے موجود ہیں، اور ان ہاتھوں کو پوشیدہ رکھ کر مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا جا رہا ہے، لیکن ایک دن ضرور آئے گا جب حقیقت پر سے مصنوعی پردے خود بخود اُٹھ جائیں گے، کیوں کہ ممکن نہیں کہ ''خونِ ناحق'' چھپ سکے۔

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر
لہو پکارے گا آستیں کا

سلیم خورشید کھوکھر کا احتجاج:

مسیحی برادری کے ایک متحرک سیاست دان جناب جے۔ سالک اپنے چونکا دینے والے